**ہوا اورفضا کے تحفظ و انتفاع کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و اقدامات**

1. **صدف شمروز** ، ایم فل سکالر، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز ، اسلام آباد
2. **سجینہ پروین** ، ایم فل سکالر، شعبہ اسلامیات ، محی الدین اسلامی یونی ورسٹی ، نیریاں شریف ، آزاد جموں و کشمیر

The teachings and actions of Prophet Muhammad (peace be on him) for the preservation and utilization of air and space

1. **Sadaf Shamroz 1**, M.Phil. Scholar, National University of Modern Languages Islamabad
2. **Sagina Parveen,** M.phil scholar Department of Islamic studies Mohi Ud Din Islamic University Nerian AJK

***Abstract:***Allah Almighty has created all things for the benefit and use of mankind, which are referred to as natural resources. Food, heat, air, and water are essential necessities for sustaining life. These have been abundantly available on Earth for thousands of years, ensuring human survival. Among natural resources, air is one of the most crucial natural elements. It is indispensable for life on Earth, as breathing becomes impossible even for a moment without it. Air is essential for the vitality of life and affects human existence in various ways. Air has countless uses and benefits for human life. It is unimaginable to conceive life on Earth without it, including sunlight, warmth, clouds, rain, cold, and snow. Air impacts human life in diverse ways. Therefore, its preservation is extremely important. The Prophet Muhammad (peace be upon him) through his teachings made people aware of natural resources. The Prophet (peace be upon him) taught numerous methods for protecting against air pollution and advocated for their implementation. Through analytical research, we can illuminate how the teachings of the Prophet (peace be upon him) can be practically applied in modern times regarding the protection and utilization of air and space. Recommendations and suggestions will be organized accordingly. Key terms: natural resources, air, space, effects, preservation and utilization, Prophetic teachings.

**Keywords:**

Sīrah, teachings

utilization, earth, protecting, resources

## How to Cite:

اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی اور اس کائنات کا محور انسان ہے اس لیے انسان اور کائنات کے رشتے کو سمجھنا بہت ضروری ہے، کائنات میں موجود ہر چیز انسان کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہے مثلا: ہوا،پانی،درخت،زمین،سورج،چاند،ستارےوغیرہ اور ان قدرتی وسائل کی حفاظت کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔ قدرتی وسائل میں ہوا انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے انسان اور دیگر جانور ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اس لیے ہوا اور فضا کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و اقدامات ہر زمانے کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو ہمیں ایک جامع اور مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے، جس میں فطرت اور ماحول کی حفاظت اور انتفاع کی ہدایات بھی شامل ہیں۔ آج جب دنیا ماحولیاتی تبدیلی اور آلودگی کے سنگین مسائل سے دوچار ہے، تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور ان کے عملی اقدامات ہماری رہنمائی کے لیے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے نہ صرف ہوا اور فضاء کی پاکیزگی پر زور دیا بلکہ درختوں کی حفاظت، پانی کے ضیاع سے بچاؤ، زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے اور حیوانات کے حقوق کی پاسداری کی بھی تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ماحول دوست رویے اور عملی اقدامات شامل تھے، جن کی پیروی کر کے ہم نہ صرف اپنے ماحول کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ انسانی معاشرت کو بھی خوشحال بنا سکتے ہیں۔

لہذاآج کے دور میں جب ماحول کی حفاظت ایک عالمی مسئلہ بن چکی ہے، ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے تاکہ ہم اپنے ماحول کو محفوظ بنا سکیں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک بہتر دنیا چھوڑ سکیں۔نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو قدرتی وسائل کی اہمیت سے آگاہ کیا اور ماحول کو فضائی آلودگی سے بچانے کے طریقے بتائے۔اللہ تعالیٰ نے جہاں انسانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا وہاں انہیں ساز گار ماحول بھی عطا کیا ہے کائنات میں کئی ایسی چیزیں موجود ہیں جو ہوا اور فضا کو مختلف قسم کی آلودگیوں سے بچاتی ہیں ۔لیکن کچھ انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا اور فضا میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے فضا آلودہ ہونے کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور مختلف قسم کے مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل کے پیش نظر اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہوا اور فضا کو آلودگی سے بچانے کی کوشش کی جائے اس مقالے میں بنیادی طور پر یہ جاننے کی کوشش کی جائے گی کہ ہوا کے کون کون سے فوائد اور استعمالات ہیں؟ہوا کس طرح انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے؟ہوا کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟ہوا اور فضا کے لیے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کیاہیں؟ ہوا اور فضا کے تحفظ کے لیے کون کون سے عملی اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں؟ا س سلسلے میں تجزیاتی طریقہ تحقیق اختیار کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ،علماء کی آراء ،عصر حاضر میں ہوا اور فضا کے تحفظ کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہوا اور فضا کے تحفظ کے حوالے سے تجاویز اور سفارشات مرتب کی جائیں گی۔

**شریعت اسلامیہ میں قدرتی وسائل کی اہمیت**

اسلام میں قدرتی وسائل کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ انہیں اللہ (خدا) کی طرف سے نعمت سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو ذمے داری اور پائیدار طریقے سے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے زمین کی حفاظت کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ فضول خرچی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہےاور تمام انسانیت کے لیے انصاف اور بہبود کو یقینی بنانے کے لیے وسائل کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا جاتا ہے۔متعدد قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ان وسائل کی قدر اور ذمہ دارانہ طریقے سے ذمہ داری پر زور دیتی ہیں۔

﴿وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ [[1]](#footnote-1).

(اور جب وہ چلا جاتا ہے تو پوری زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور فصلوں اور جانوروں کو تباہ کرتا ہے۔ اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا)۔

 اس آیت کی تفسیر میں سید قطبؒ لکھتے ہیں کہ جب کسی انسان کو اقتدار حاصل ہو جاتا ہے وہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں پھل، سبزیاں اور غلے تباہ ہو جاتے ہیں سر سبزی اور شادابی کی جگہ خشکی اور ویرانی آجاتی ہے نسل انسانی ہلاک ہوجاتی ہے۔ حالانکہ اللہ کو فساد بالکل پسند نہیں ہے [[2]](#footnote-2).

 اس آیت سے معلوم ہوا کہ قدرتی وسائل کی حفاظت کرنا انسان کی ذمہ داری اور اس آیت میں انسانوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ قدرتی وسائل کو ضائع نہیں کریں۔قرآن پاک میں ایک دوسری جگہ اعتدال اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا، اِنَّه لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾([[3]](#footnote-3)).

(اے بنی آدم ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہواور کھاؤ پیواور حد سے تجاوز نہ کرو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا)۔

 یہ آیت کھانے پینے میں اعتدال کی ترغیب دیتی ہےجس کا اطلاق قدرتی وسائل کے استعمال پرہوتا ہے۔اس بات میں بھی قدرتی وسائل کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔جیسے کہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے :

"انَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وإنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كيفَ تَعْمَلُون "([[4]](#footnote-4))

) دنیا سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا نگران مقرر کیا ہے، وہ دیکھتا ہے کہ تم اپنے آپ کو کیسے بری کرتے ہو (۔

مذکورہ بالا حدیث پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث ماحول کی حفاظت اور تحفظ کے لیے انسانوں کے فرض کو اجاگر کرتی ہے۔لہذا ہر نسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ما حول کی حفاظت کرے اور اس کو آلودہ ہونے سے بچائے۔

نبی کریم ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ نبی کریمﷺنے ایک صحابی کو وضو کرتے ہوئےدیکھ کر پانی ضائع کرنے سے منع کیا تو صحابی ؓ نے پانی کے ضائع ہونے کے متعلق سوال کیا تو جواب میں نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا :

 "أَ فِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ؟ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ" ([[5]](#footnote-5) . (

(کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ ہاں چاہے تم بہتی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھے ہو )۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے نماز جیسی اہم عبادت جس سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے اس وضو میں استعمال ہونے والے پانی کو بھی احتیاط سے استعمال کرنے کی تاکید کی گئی جائز ضروریات میں پانی میں اسراف سے منع کیا گیا تو دنیاوی ضروریات کے لیے تو بدرجہ اولیٰ ہمیں پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے یہاں تک کہ ان جگہوں پر بھی پانی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جہاں پانی وافر مقدار میں موجود ہو۔

اسلام قدرتی وسائل کی حفاظت اور ان کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کی تعلیم دیتا ہے فضول خرچی، وسائل کاضرورت سے زائد استعمال اور ماحول کو نقصان پہنچانے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور مومنین سے تاکید کی جاتی ہے کہ اعتدال اور تحفظ کے اصولوں کے مطابق ان وسائل کو پائیدار اورمنصفانہ طریقے سے استعمال کریں۔

 مذکورہ بالا مواد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کی اسلام میں قدرتی وسائل کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ انسان پر لگایا ہے تاکہ ان وسائل سے آنے والی نسلیں بھی فائدہ اٹھا سکیں لیکن افسوس انسان اس ذمہ داری کو نبھا نہیں رہا۔

اس وقت پوری دنیا کے لئے ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ سنگین نوعیت اختیار کرگیا ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ انسان نے زندگی کے مختلف شعبوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کی بدولت ترقی کی دوڑ میں ماحولیات کو نظرانداز کردیا ہے اور تعیش پسندی میں انہماک، مال اور منافع کو کسی بھی طریقے سے کمانے اور پیداوار کو غیرفطری طورپر تیزرفتاری سے بڑھانے کی آرزو اور ذاتی خواہشات کو معاشرہ کے مفاد پر اور جلدی حاصل ہونے والے فوائد کو دیرپا فوائد پر ترجیح دینا، اس کا شیوہ بن گیا ہے۔ جس کی بنا پر ہوا، پانی اور زمین کی طبعی ، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں ناپسندیدہ اور نامناسب تبدیلیاں پیدا ہوگئی ہیں اور زمین کے درجۂ حرارت میں نقصان دہ حد تک اضافہ ہوگیاہے، جس کی بنا پر عالمی حدت (Global worming)کا مسئلہ پیداہوگیا ہے۔

چنانچہ ان تبدیلیوں سے انسان اور دیگر جانداروں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہوگیاہے اور اس بات کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے کہ مکمل طورپر ان کی زندگی ہی ختم ہوجائے۔انسانوں کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سےزمیں اور فضا کومختلف قسم کی آلودگیاں گندا کر رہی ہیں۔ مثلاَ:

فضائی آلودگی(Air Pollution)

آبی آلودگی (Water Pollution)

زمینی آلودگی (land Pollution)

صوتی آلودگی (Sound Pollution)،

سمندری آلودگی (Sea Pollution)

شعاعی ا ٓلودگی (Radial Pollution)

آلودگی کی مندرجہ بالا اقسام ہو ا اور فضا کو بری طرح سے متاثر کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ہوائی اور فضائی تحفظ کے لیے دی گئی شرعی ہدایات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

**ہوا اور فضا سے انتفاع کے متعلق شریعت اسلامیہ کی رہنمائی**

 ہماری زمیں کو چاروں طرف سے ہوا نے گھیرا ہوا ہے ۔موسم کی تبدیلیوں میں ہوا کا بہت بڑا کردار ہے۔ہوا میں مختلف قسم کی گیسیں پائی جاتی ہیں جن میں نائٹروجن گیس %78،آکسیجن0.09% اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس0.03%موجود ہے۔[[6]](#footnote-6)

ہوا میں آکسیجن ہوتی ہے جو جانداروں کی سانس لینے کے لیے ضروری ہے۔ انسان، جانور، اور مائکروجنزم توانائی پیدا کرنے کے لیے آکسیجن پر انحصار کرتے ہیں۔ہوا مختلف مواد کی نقل و حرکت کے لئے اہم ہے، مثلاً موسمی نظام کی نقل و حرکت اور حرارت کی تقسیم کے لئے. ہوا میں موجود اوزون سورج کی harmful UV تابکاری کو جذب کرتی ہے اور اسے زمین کی سطح تک پہنچنے سے روکتی ہے جو جانداروں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ہوا اور اس کے اجزاء، مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ، زمین کی آب و ہوا کو منظم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں، جس سے زمین کی حرارت کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

قدرتی وسائل اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا احسان ہیں یہ وسائل فائدہ اٹھانے کے لیے ہیں اور کائنات میں موجود ہر چیز میں استفادے کا عنصر پایا جاتا ہے اسی طرح ہوا اور فضا سے فائدہ اٹھانے کی مثال قرآن میں موجود ہے۔

 ﴿اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ﴾ [[7]](#footnote-7).

(کیا نہیں دیکھا انھوں نے پرندوں کی طرف جو مسخر ہیں آسمان کی فضا میں نہیں روکتا ان کو)

اس آیت کی تفسیر میں مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ لکھتے ہیں :

” انسان نے پرندوں کی اڑان اور ساخت میں غوروفکر کر کے ہوائی جہاز ایجاد کر لیے“۔ [[8]](#footnote-8)

 مذکورہ بالا آیت اور اس کی تفسیر سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پرندے کے اڑنےکی مثال کے ذریعے فضا سے فائدے اٹھانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

 پرندے کا فضا میں اڑنا اس کی ایک سمت یہ بھی ہے کہ بلندی پر جا کر آلودگی سے بچاؤ کے لیے اسپرے کیا جا سکتا ہے اور روشنی ، اور شہری انتظام کی بہت سی جہتیں فضا میں موجود ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر بہت سارے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔[[9]](#footnote-9)

 انسان کو چاہیےاس مثال کو سامنے رکھ کر فضا سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کرے اور اس کی باقی جہتوں پر کام کرے۔ہوا، پانی انسانی زندگی کے لیے ہی نہیں بلکہ کائنات کے وجود اور بقا کے لیے بھی ضروری ہے۔ہوا موسم کے نمونوں اور بارش کا بنیادی عنصر ہے، جو بارش کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے یعنی ہوائیں بارش برسانے کا سبب بنتی ہیں۔بارشیں کا شتکاری کے لیے بہت ضروری ہیں اگر بارشیں نہیں ہوں گی تو زمینیں بنجر ہو جائیں گی زمیں کاشت کاری کے قابل نہیں رہے گی۔اور انسانوں کو بھوک افلاس اور قحط جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِه حَتّٰى اِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاَءفَاَخْرَجْنَا بِه مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ،كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾([[10]](#footnote-10))

(اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے بھیجتا ہے ۔ہوائیں خوشخبری دینے والی ،یہاں تک کہ جب بھاری بادل اٹھا لاتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف ہانکتے ہیں پھر اس سے پانی اتارتے ہیں ،پھر ا سکے ساتھ ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں اسی طرح ہم مرودوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو)۔

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ ہوائیں بارش کا ذریعہ بنتی ہیں اور بارش سے زمیں سر سبز و شاداب ہوتی ہے اور زمیں سے طرح طرح کے پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں جو انسانوں کی زندگی برقرار رکھنے کے لیے بہت ضروری ہیںاس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور ہوا اور فضا کو آلودہ ہونے سے بچائے۔

**فضائی آلودگی اور اس کے نقصانات**

 ہماری فضا کو آلودگی کی وجہ سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اللہ نے کائنات میں توازن رکھا ہے اور اسی توازن میں کائنات کی بقا ہے لیکن انسانوں کی کچھ سرگرمیوں کی وجہ سے یہ توازن برقرار نہ رہ سکا۔یوں کرہ ارض کے تمام مسائل اور مشکلات کا سبب انسان ہیں۔ماحولیاتی آلودگی کی اقسام میں سے ایک قسم فضائی آلودگی ہے۔

مختلف قسم کی گیسیں ایک خاص تناسب کے ساتھ ہماری فضا میں میں موجود ہیں لیکن گاڑیوں ،فیکٹریوں اور کا رخانوں کا دھواں گرین ہاؤس گیسوں کے خاتمے کی وجہ بن رہا ہے۔ یہ سب ہی گیس اور گندے ذرات ہوا میں چھوڑ کر ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔[[11]](#footnote-11)

 بڑے پیمانے پر جنگلات کی کٹائی سے زمین کے توازن میں بگاڑ پیدا ہورہا ہے ۔ درخت فضا میں موجود گیسوں کو آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں اور یہی آکسیجن انسانوں اور جانداروں کے زندہ رہنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

 مختلف گیسیں ہوا میں نمی کی وجہ سے تیزابی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس سے جانداروں کا نظام تنفس خراب ہونے کے ساتھ ساتھ پودوںاور عمارتوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔فضائی آلودگی کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں مثلاَ دمہ، خشک کھانسی، کینسر، ٹی بی اور سانس کی بیماریاں۔[[12]](#footnote-12)

**ماہر الطبیعات رالف مولر کے مطابق**

فضائی آلودگی کی وجہ سے انسانی صحت پر بُرے اثرات مرتب ہوئے ہیں اور ساتھ ہی معتدل درجہ حرارت میں فرق پڑا ہے فضا میں دھواں اور زہریلی گیسوں مثلا کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین گیس کی مقدار بڑھنے کی وجہ سے اوزون کے غلاف کو نقصان پہنچا اور اس کی بدولت درجہ حرارت میں اضافہ ہوا اورسورج کی شعاعوں اور بنفشی شعاعوں نےفضا کو بھی آلودہ کردیا۔[[13]](#footnote-13)

 فضائی آلودگی کی اہم قسم سموگ ہےجوپاکستان میں سالانہ 135,000 افرادکی موت کاباعث بنتی ہے۔ اس آلودگی میں کاربن مونواکسائیڈ،نائٹروجن آکسائیڈ،میتھین اورکاربن ڈائی آکسائیڈجیسےزہریلےموادشامل ہوتےہیں۔سموگ انسانی صحت کےلئےبہت ضررناک ہوتاہےاورسانس لینےمیں بڑی مشکل پیداکرتاہے۔ کچھ مواقع پراس سبب سےموت بھی واقع ہوتی ہے۔ پاکستان میں موٹرگاڑیاں اورموٹرسائیکلزکی تعداد میں اضافہ کی وجہ سےفضائی آلودگی میں 43 فیصدکااضافہ ہوتاہےکیونکہ زیادہ تعدادکی موٹرگاڑیاں اس کاباعث بنتی ہیں۔[[14]](#footnote-14)

چنانچہ فضا میں انسان اورماحول (Environment) کےلئےمضرمادوںکی بھاری تعدادموجودہے،جسکی وجہ سےہواکےقدرتی اجزائےترکیبی بگاڑکاشکارہوکررہ گئے ہیں اورپانی میں بھی ناپسندیدہ اشیاءکی بڑی مقدارجیسےٹھوس کےذرات،حل شدہ نمکیات،صنعتی ناکارہ اشیاء،گردوغباراورحیاتیاتی اشیاءموجودہیں،جن سےپانی آلودہ ہوکرمتعددبیماریوں کےپھیلنےکاذریعہ بن گیاہے۔ اورزمین بھی اپنی طبعی،حیاتیاتی اورکیمیاوی (Chemical) ترکیب میں تبدیلی سےدوچارہے،نیزبےہنگم اورغیرضروری آواز کیوجہ سےصوتی آلودگی(Sound Pollution) پیداہوگئی ہے،جس سےانسانی صحت پرمضراثرات مرتب ہورہےہیں۔

 خلاصہ یہ کہ فضائی آلودگی بہت سے نقصانات کا باعث بنتی ہے، بشمول صحت کے منفی اثرات جیسے سانس کی بیماریاں اور اموات کی شرح میں اضافہ۔ یہ آب و ہوا کی تبدیلی میں حصہ ڈال کر، ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچا کر، اور تیزابی بارش کا باعث بن کر ماحول کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اقتصادی طور پر، یہ صحت کی دیکھ بھال کے اعلی اخراجات اور پیداواری صلاحیت میں کمی کا باعث بنتا بنتی ہے۔ مجموعی طور پر فضائی آلودگی صحت، ماحولیات اور معیشت پر وسیع پیمانے پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔

ہوا اور فضا کوآلودگی سے بچانے کے لیےنبی کریمﷺ کی تعلیمات اور اقدامات :

اسلام جوکہ دین فطرت اوراعتدال پسندہےاس نےماحولیات اورقدرتی وسائل (Natural sources)کی بقااورتحفظ کی خاطرمختلف تعلیمات دی ہیں۔ ہوا اور فضا کے تحفظ کےلیے ایک طریقہ شجر کاری ہے جتنےدرخت زیادہ ہوں گے اتنی ہی ہریالی ہوگی درخت ہوا میں نمی پیدا کرتے ہیں۔درختوں کی وجہ سے ماحول خوشگوار رہتا ہے اور ہوا بھی پاک صاف رہتی ہے اس کے ساتھ ہی درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ کے خاتمے اور آکسیجن میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہیں ۔درختوں کی اہمیت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِى اَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً‌ فَاَخرَجنَا بِه نَبَاتَ كُلِّ شَىءٍ فَاَخرَجنَا مِنهُ خَضِرًا﴾[[15]](#footnote-15)

(اوروہی ہےجس نےآسمان سےپانی برسایا،پھرہم نےاس سےہرچیزکےانکھوےنکالے،پھرہم نےاس سےسرسبزشاخیں ابھاریں)۔

یہ آیت ہمیں سبزہ کےاسباب پیداکرنےکی طرف توجہ دلارہی ہے اور سبزہ ماحول کو خوشگوار بناتا ہے نیزشجرکاری کی اہمیت کااندازہ اس حدیث سےبھی لگایاجاسکتاہےجوحضرت جابرؓسےمروی ہےکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ" ([[16]](#footnote-16))

(جومسلمان بھی پودالگائےگااوراس سےکچھ کھالیاجائےگا،وہ اسکےلئےصدقہ ہوجائےگااورجوچوری کرلیاجائے،وہ قیامت تک کےلئےاسکےلئےصدقہ ہوجائےگا)۔

اس حدیث سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ درخت لگانے سے نہ صرف فضائی آلودگی کا خاتمہ ہو گا بلکہ درخت لگا نا سنت ہے اور صدقہ جا ریہ بھی ہے اورایک دوسرےاسلوب (Method) سےآپؐ نےشجرکاری کی ترغیب دیتےہوئےفرمایا:

"مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ"([[17]](#footnote-17))

(جوشخص پودالگائےگا،اسکےلئےاس پودےسےنکلنےوالےپھل کےبقدرثواب لکھاجائےگا)۔

جلیل القدرزاہدوعابدصحابی حضرت ابوالدرداءؓنےاپنےطرزعمل سےیہ وضاحت کی کہ شجرکاری کی اسلام میں بڑی اہمیت ہےاوروہ دنیاداری اورمتاع دنیاکی حرص کی تعبیرنہیں،بلکہ عین عبادت اورکارثواب ہےاورخشک اوربنجرزمین کوسرسبزوشاداب بناناسنت ہے۔

ماحول اور فضا کا تحفظ اس قدر ضروری ہے کہ درخت کاٹنے والے کو سزا کی وعید سنائی گئی ہے ۔چنانچہ عبداللہ بن حبشیؓ سےمروی ہےکہ رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نےارشادفرمایا:

"مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّار"  ([[18]](#footnote-18))

(جوبلا ضرورت بیری کےدرخت کوکاٹےگا،اللہ تعالیٰ جہنم میں اسکےسرکواوندھاکردےگا)۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درخت لگانے کی طرف رغبت دلائی اور درختوں کو بغیر کسی وجہ کے کاٹنے کی ممانعت فرمائی ۔اگر ہم شجر کاری کی اہمیت کو سمجھیں گے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں گے تو فضا آلودہ ہونے سے بچے گی کیونکہ درخت ماحول کو صاف رکھتے ہیں۔

**مردوں کی تدفین**

فضا کو آلودگی سے بچانے کے لیے اسلامی تعلیمات بہت اہمیت کی حامل ہیں اسلام میں جہاںمردوں کی تدفین کاایک مقصدیہ ہےکہ انسانوںکی تکریم ہو،وہیں ایک مقصدیہ بھی ہےکہ مردہ جسموں سےپیداہونےوالی نجاست اوربدبوسےفضاآلودہ نہ ہو۔

چنانچہ متعددحدیثوں میں مردہ کےدفن کرنےکوواجب قراردیاگیاہےاورزندوں پرمردہ کاایک حق یہ قراردیاگیاہےکہ نمازاوردفن کےلئےاسکےجنازہ میں شرکت کریں۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیث مبارکہ میں فرمایا:

"رَدُّ التَّحِيَّةِ، ‏‏‏‏‏‏وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، ‏‏‏‏‏‏وَشُهُودُ الْجِنَازَةِ، ‏‏‏‏‏‏وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، ‏‏‏‏‏‏وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ" [[19]](#footnote-19)

 (۱) سلام کاجواب دینا (۲)دعوت قبول کرنا (۳)جنازہ میں شرکت کرنا (۴)مریض کی عیادت ومزاج پرسی کرنا (۵)چھینکنےوالاجب الحمدللہ کہےتواسکےجواب میں ’یرحمک اللہ‘ (اللہ تجھ پررحم کرے) کہنا)۔

اس بات کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگا یا جاسکتا ہے جس میں نبی کریمﷺ نے حقوق العباد میں سے ایک حق یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تدفین کا بندوبست کریں اس کے علاوہ قرآن کریم کےمطالعہ سے بھی معلوم ہوتاہےکہ ابتدائےآفرینش سےاللہ تعالیٰ نےانسانوں کےاندرکفن دفن کاطریقہ ڈال دیاتھا،چنانچہ قابیل،ہابیل کی عنداللہ مقبولیت کونہ برداشت کرسکااوراسےقتل کردیاتوکوّےسےاسےرہنمائی ہوئی کہ زمین کریدکراپنےبھائی کی لاش چھپادے۔

کوے کے ذریعے انسان کو دفنانے کا طریقہ بتایا گیا اس میں ایک حکمت یہ بھی پوشیدہ تھی کہ گندگی نہ پھیلے فضا نہ آلودہ ہو کیونکہ اگر اسی طرح انسان کی وفات کے بعد اس کو زمیں پر پڑے رہنے دیا جاتا تو جراثیم پھیلتے ،گندگی پھیلنے سے فضاآلودہ ہوجاتی۔

**گندگی پھیلانے کی ممانعت**

 ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے گھر،گلی محلوں اور مسجدوں کا پاک ہونا بہت ضروری ہے ۔دین اسلام میں صفائی کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ارشاد نبوی ہے :

"الطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ"([[20]](#footnote-20))

(صفائی نصف ایمان ہے )

 صفائی کی اہمیت کا اس بات سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہر جگہ تھوکنے سے منع کیا گیا بلکہ تھوک کو دفن کرنے کا حکم دیا گیا ہے ارشاد نبوی ہے:

"الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"  [[21]](#footnote-21)

(مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے)

 جدید سائنس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جراثیم کا مسکن ہوا ہے اور مٹی میں وہ زندہ نہیں رہ سکتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی گندگی اگر زمیں میں دفن کر دی جائے تو جراثیم مر جاتے ہیں اس لیے علماء نے بھی ناخنوں بالوں اور خون زمیں میں دفن کرنے کا کہا ہے۔اس بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں لیکن ان کو دفن کرنے کا کہا گیا ہے اگر دفن نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے یعنی گناہ نہیں ہے۔

 اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جو گندگی پھیلائےاس کو زمیں میں دفن کر دینا بہتر ہے ۔بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اخلاقی طور پر لازم ہیں مگر ان میں ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کی تدبیر بھی موجود ہےجیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

"إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُکُمْ فَلْيُمْسِکْ بِيَدِهِ عَلَی فِيهِ"  [[22]](#footnote-22)

(جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکے )

اس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں کس حد تک صفائی کا حکم دیا ہے کہ جمائی آنے پر بھی منہ کے آگے ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔آج ہمارے معاشرے میں گندگی پھیلانے کی جو مختلف صورتیں رائج ہیں، ان میں ایک راستوں میں قضائے حاجت اور پیشاب کرنا ہے۔ یہ برائی بہت سے لوگوں میں عام ہے۔ ایک طرف تو یہ شرم و حیاء کے خلاف ہے جس سے سلیم الطبع افراد کو گھن آتی ہے اور دوسری طرف اس سے ہوائی اور فضائی آلودگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

**اسراف و تبذیر کی ممانعت**

زندگی میں اعتدال مطلوب ہے۔اسلام کی تعلیم یہ ہےکہ زندگی اعتدال سےگزاری جائے،چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وکُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ﴾([[23]](#footnote-23))

(اورکھاؤپیو،البتہ حدسےتجاوزنہ کرو)۔

قرآن کی نظرمیں ہروہ چیزجواصلاح ودرستگی سےدور ہوجائے اورنفع کی صلاحیت کوکھودےوہ فساد پر مبنی ہے،اگرچہ اسکاغالب استعمال عقیدہ اورعمل کی خرابی کےلئےہوتاہےلیکن کسی چیزکےنظام توازن اوراعتدال (Moderation) کوبگاڑنےپربھی اسکااطلاق ہوتاہےجس سےاسکی حقیقی افادیت ا ٓہستہ ا ٓہستہ ختم ہوجاتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہیے اگر ہم قدرتی وسائل کا استعمال ضرورت کے مطابق کریں گے تو قدرتی وسائل کا توازن برقرار ہونے کی وجہ سے آسانی سے ماحولیاتی آلودگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔اللہ نے کائنات کو بڑےمنظم انداز سے آراستہ کیا ہے اور کائنات پر غور وفکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نےاپنی پہچان،قدرت کاملہ اورربوبیت کی شناخت اورادراک کےلئےزمین،ہوا،پانی،زندہ اورمردہ مخلوقات،شجر،حجر،پہاڑ،سمندراوردیگرعجائبات عالم میں غورکرنےکی دعوت دی ہےاورکائنات کےاس نظام توازن کی طرف اشارہ فرمایاہےچنانچہ ارشادہے:

﴿صُنعَ اللّٰهِ الَّذِى اَتقَنَ كُلَّ شَىءٍ‌ اِنَّه خَبِيرٌ بِمَا تَفعَلُونَ‏﴾([[24]](#footnote-24))

(یہ اس ا للہ کی کاریگری ہےجس نےہرچیزکومحکم کیاہےاور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔)

مذکورہ بالاموادسےرہنمائی ملتی ہے کہ حرص وہوس مذموم ہےاورہرچیزمیں اعتدال مطلوب گر ہم اللہ کی بنائی ہوئی کائنات کو صحیح طریقے سے استعمال کر کے اپنی ضروریات پوری کریں گے تو وسائل کی کمی بھی نہیں ہوگی اور ہماری ضرورتیں بھی پوری ہوجائیں گی اوریہ ظاہرہےکہ اگراعتدال اورمیانہ روی کےساتھ دنیاترقی کی راہ پرگامزن رہےتونظام توازن بھی برقراررہےگا ااورماحولیات کابھی تحفظ ہوگااورساتھ ہی ترقی بھی حاصل ہوتی رہےگی۔

**نتائج بحث**

موضوع پر تحقیق کے دوران نتائج بحث کے طور پر ہوائی اور فضائی تحفظ کے حوالے سے درج ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں:

* ہوائی اور فضائی آلودگی انسانی صحت اور ماحول دونوں کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ سانس کی بیماریوں، قلبی مسائل اور قبل از وقت اموات کا باعث بنتی ہے۔ مزید برآں یہ ماحولیاتی انحطاط، موسمیاتی تبدیلی، اور معیار زندگی میں مجموعی طور پر گراوٹ کا باعث بنتی ہے۔
* اسلامی تعلیمات ماحول کے تحفظ اور انسانی صحت کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے ہوا اور فضاء کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کرتی ہیں۔
* اسلامی تعلیمات کے مطابق وسائل کو بلاضرورت خرچ کرنا اور ضائع کرنا اسراف اور تبذیر کے زمرے میں آتا ہے جو کہ شریعت میں گناہ قرار دیا گیا ہے۔
* اسلام کوڑا کرکٹ پھیلانے اور راستوں میں پیشاب اور قضائے حاجت وغیرہ کو سختی سے منع کرتا ہے اور صفائی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ یہ اقدامات ہوائی اور فضائی آلودگی کو کم کرنے میں ممد و معاون ہیں۔
* مردوں کی زیر زمین تدفین ہوائی اور فضائی تحفظ کا ایک واضح ثبوت ہے جو ہوا اور فضا کو جراثیم سے پاک رکھتا ہے۔

**سفارشات**

ذیل میں چند سفارشات پیش کی جاتی ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئےہوائی اور فضائی آلودگی سے بچا جا سکتا ہے:

* مسلم معاشرے میں تعلیم اور بیداری شعور کو فروغ دیا جائے اور بطور خاص ہوا اور فضا کوآلودہ کرنے کے حوالے سے آگاہی فراہم کی جائے۔
* کوڑا کرکٹ اور گندگی پھیلانے کے انسداد کے لیے قوانین اور ضوابط کو سختی سے نافذ کیاجائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو مناسب سزا دی جائے۔
* ویسٹ مینجمنٹ کے انفراسٹرکچر کو مؤثر بنایا جائے ۔ اسی طرح کوڑے اور کچرے کو ٹھکانے لگانے اور ری سائیکلنگ کرنے کے طریقوں کو فروغ دیا جائے۔
* مردوں کی تدفین کے اسلامی طریقوں سے پوری دنیا کو آگاہ کیا جائے تاکہ ماحولیاتی آلودگی میں کمی لائی جاسکے۔
* قومی سطح پر اقدامات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر بھی مشترکہ پلیٹ فارم پر اس مسئلے کو نمایاں کیا جائے تاکہ عالمی برادری ہوائی اور فضائی آلودگی کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔
* مدارس اور تعلیمی اداروں میں رسول اللہ ﷺ کی ماحولیاتی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
* معاشرتی سطح پر صفائی اور ماحولیات کی حفاظت کے حوالے سے عمومی آگاہی مہمات چلائی جائیں۔
* شجرکاری کو فروغ دینے کے لئے خصوصی مہمات چلائی جائیں۔
* پانی کے استعمال میں اعتدال کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔
* حکومتیں ماحولیات کے تحفظ کے لئے قوانین بنائیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔
* مساجد میں جمعہ کے خطبوں میں ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا جائے۔

**Bibliography**.

1. Al Qurʼān.
2. Qutb Shaheed, *Fī Ẓilāl al-Qurʾān,* Lahore: Islamic Manifesto Institute, 1997.
3. Muslim b. Hajjaj al-Nishapurī­, A*l-jamiʻ al-Ṣaḥiḥ,* Beirut: Dār al-Fikr, 1328 AH.
4. Muḥammad b. Yazīd, *Al-Sunan*, Beirut: Dār al-Fikr, 1328H.
5. James Shipman, An Introduction to Physical Science. USA: Fourteenth Edition, Cengage Learning, Boston, 2015.
6. ʿAbd al-Raḥmān Kīlānī, *Tafsīr al-Qurʾān*, Lahore: Maktabat al-Salām, 1432H.
7. Muḥammad Ashfaq, Quranic Verses Related to Natural Resources, Al-ʿĀlam, Vol. 6, No. 19.
8. ʿĀdil Qāsmī, Environmental Pollution Laws and Problems, Maḥattam Jāmiʿah Rabbānī Munrāwā Sharīf, Bihār.
9. Shazlī Ḥasan Khān, Environmental Science, University of Hyderabad.
10. Dr. Muḥammad Fārūq ʿAbdullāh, Our Responsibilities in the Light of Environmental Pollution and the Prophet's Life, Islamabad: Allama Iqbal University.
11. Dr. ʿAbd al-Manān Chīmā, \*The Role of the International Community in Controlling Environmental Pollution and Islamic Teachings: An Analytical Study\*, Al-Thaqāfah al-Islāmiyyah.
12. Aḥmad b. Muḥammad b. Muḥammad b. Hilāl b. Asad al-Shibānī, *al-Musnad*, (Shuʿayb al-Arnaʾūṭ, ʿĀdil Murshid, and Others, Al-Ṭabʿah: Al-Awli, 1421H/2001AD.
13. Sulaimān b. al-Ashʿath, al-Sijistānī, *Al-Sunan*, Beirut: Dār al-Fikr, 1328H.
1. - القرآن ،205:2۔ [↑](#footnote-ref-1)
2. ۔ قطب شہید ،**فی ظلال القرآن**(لاہور :ادارہ منشورات اسلامی ،1997ء)،305:1۔ [↑](#footnote-ref-2)
3. ۔ القرآن ،31:7۔ [↑](#footnote-ref-3)
4. 4۔ نیشا پوری ، مسلم بن حجاج، **الجامع الصّحيح** ( بیروت : دارالفکر ،۱۳۲۸ھ)، كِتَاب الرِّقَاقِ،باب أَكثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ االْفُقَرَاءُ، رقم:6948 ۔ [↑](#footnote-ref-4)
5. ۔ محمد ابن یزید ، ابن ماجہ، **السنن** (بیروت : داروالفکر ،۱۳۲۸ھ)، كتاب الطهارة وسننها، بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوَضُوءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ ، رقم: 425۔ [↑](#footnote-ref-5)
6. . James Shipman, *An Introduction to Physical Science* (USA: Fourteenth Edition, Cengage Learning, Boston, ء 2015) , 546-547. [↑](#footnote-ref-6)
7. - القرآن،76:16 [↑](#footnote-ref-7)
8. 8۔ عبد الرحمن کیلانی، **تیسر القران** (لاہور،مکتبہ السلام ،1432ھ)538:2۔ [↑](#footnote-ref-8)
9. 9۔ محمد اشفاق ،**قدرتی وسائل سے متعلقہ قرآنی آیات**،العلم جرنل،جلد 6 شمارہ 1 ، 50 [↑](#footnote-ref-9)
10. 10۔ القرآن،57:7 [↑](#footnote-ref-10)
11. 11۔ عادل قاسمی ، **ماحولیاتی آلودگی احکام و مسائل** )مہتمم جامعہ ربانیمنوروا شریف،بہار(،7۔ [↑](#footnote-ref-11)
12. 12۔ شازلی حسن خان،**ماحولیاتی سائنس** (حیدرآباد یونیورسٹی :اسسٹنٹ پروفیسر، )، 70۔ [↑](#footnote-ref-12)
13. 13۔ ڈاکٹر محمد فاروق عبداللہ، **ماحولیاتی آلودگی اور سیرت النبیﷺ کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں** (اسلام آباد: علامہ اقبال یونیورسٹی ،)، 7۔ [↑](#footnote-ref-13)
14. ۔ ڈاکٹر عبد المنان چیمہ، **ماحولیاتی آلودگی پرقابوپانےمیں عالمی برادری کاکرداراوراسلامی تعلیمات** : **ایک تجزیاتی مطالعہ** (لاہور: الثقافہ الاسلامیہ)،128:48۔ [↑](#footnote-ref-14)
15. ۔ القرآن،99:9 [↑](#footnote-ref-15)
16. ۔ مسلم ، كِتَاب الْمُسَاقَاةِ، باب فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ، رقم: 3968 [↑](#footnote-ref-16)
17. 17۔ احمد بن محمد الشیبانی ،**المسند** (شعیب الارنووط ۔عادل مرشد و آخرون ، الطبعٹۃ :الاولی ۔۱۴۲۱ہ ۔تا ۲۰۰۱ م )،مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، رقم: 23520۔ [↑](#footnote-ref-17)
18. 18۔ سلیمان بن الاشعث السجستانی ،**السنن** (بیروت : داروالفکر ،۱۳۲۸ھ)، أبواب السلام، باب فِي قَطْعِ السِّدْرِ، رقم: 5239۔ [↑](#footnote-ref-18)
19. 19۔ محمد بن یزید القزوینی، **السنن**( ریاض ، دارالسلام )، كتاب الجنائز، بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ، رقم:1435۔ [↑](#footnote-ref-19)
20. 20۔ احمد بن محمد الشیبانی ،**المسند ،** مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَحَادِيثُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، رقم : 23099۔ [↑](#footnote-ref-20)
21. ۔ نیشاپوری ، **الجامع الصحیح** ، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة ، باب النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلاَةِ وَغَيْرِهَا، رقم: 123۔ [↑](#footnote-ref-21)
22. ۔ المصدر السابق ، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ ، باب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ ،رقم: 7491 ۔ [↑](#footnote-ref-22)
23. 23۔ القرآن ،31:7۔ [↑](#footnote-ref-23)
24. 24۔ القرآن،88:27۔ [↑](#footnote-ref-24)